34672 ـ انٹر نیٹ کیفے کھولنا لیکن استعمال کرنے والوں کی نگرانی نہ ہو

سوال

انٹر نیٹ کیفے کھولنا اور انٹر نیٹ کے کام میں سرمایہ کاری کرنے کا حکم کیا ہے، یہ علم رکھیں کہ یہاں آنے والے بعض لوگ شرعی طور پر حرام ویب سائٹ کا وزٹ کرتے ہیں... میں صرف اتنا کر سکتا ہوں کہ ہر کمپیوٹر کے ساتھ کچھ پند ونصائح آویزاں کردوں جس مي ان ویب سائیٹس کی حرمت بیان کی گئی ہو.
اس لیے کہ نیٹ استعمال کرنے والا شخص ایك علیحدہ جگہ پر ہوتا ہے تاکہ اسے خصوصیت کی ضمانت دی جا سکے، اس طرح میں نیٹ استعمال کرنے والوں کی سو فیصدی نگرانی نہیں کر سکتا کہ وہ کیا دیکھ رہے ہیں... اور کیا میں بھی گنہگار ہوں یا کہ صرف نیٹ استعمال کرنے والا اکیلا ہی اپنے برے افعال کا ذمہ دار ہو گا ؟

پسندیدہ جواب

الحمد لله.

انٹر نیٹ کیفوں میں کام یا سرمایہ کاری کرنا جائز نہیں، لیکن ایك شرط پر ہو سکتا ہے کہ جب اس میں کوئی منکر اور برائی نہ ہو اور یہ بالکل خالی ہو، اس میں یہ بھی شامل ہے کہ حرام اور فحش ویب سائٹس کا ویزٹ کرنے والوں کو روکنا ممکن نہیں، کہ یہ ویب سائٹس ان پر بند کی جائیں، یا پھر جب وہ انہیں دیکھنے پر اصرار کریں تو انہیں کیفے سے نکال دیا جائے، کیونکہ فرمان باری تعالی ہے:

اور تم نیکی و بھلائی میں ایك دوسرے کا تعاون کرتے رہا کرو، اور برائی و گناہ اور ظلم و زیادتی میں ایك دسرے کا تعاون مت کرو، اور اللہ تعالی سے ڈرتے رہو، بلا شبہ اللہ تعالی بہت سخت سزا دینے والا ہے المائدۃ (2).

اور ایك مقام پر ارشاد باری تعالی ہے:

بنی اسرائیل کے کافروں پر داود علیہ السلام اور عیسی بن مریم علیہ السلام کی زبانی لعنت کی گئی اس وجہ سے کہ وہ نافرمانیاں کرتے تھے، اور حد سے تجاوز کرتے تھے، جو وہ برے کام کرتے تھے آپس میں وہ ایك دوسرے کو اس سے روکتے نہیں تھے، یقینا وہ بہت برا تھا جو کرتے رہے ہیں المائدۃ (78 ـ 79).

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" جس کسی نے بھی ہدایت کی طرف راہنمائی کی تو اسے اس پر عمل کرنے والے جتنا ہی اجروثواب حاصل ہو گا، اور ان کے اجروثواب میں کوئی کمی نہیں کی جائے گی، اور جس کسی نے گمراہی اور ضلالت کی طرف راہنمائی کی

اس پر بھی اتنا ہی گناہ ہے جتنا اس برائی کے کرنے والے کو ہو گا، اور ان کے گناہ میں کچھ بھی کمی نہیں ہو گی"

صحیح مسلم حدیث نمبر (2674).

اور ایك حدیث میں فرمان نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے:

" جس کسی نے بھی کسی برائی کو دیکھا اسے چاہیے کہ وہ اسے اپنے ہاتھ سے روکے، اگر وہ اس کی طاقت نہیں رکھتا تو اسے اپنی زبان سے روکے، اور اگر اس کی بھی طاقت نہیں رکھتا تو پھر اپنے دل کے ساتھ روکے، اور یہ ایمان کا کمزور ترین حصہ ہے"

صحیح مسلم حدیث نمبر (49).

شیخ ابن باز رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

دل کے ساتھ برائی کا انکار کرنا اور اسے روکنا ہر ایك شخص پر فرض ہے اور دل سے روکنا یہ ہے کہ: برائی سے بغض رکھا جائے، اور اسے ناپسند کیا جائے، اور برائی کو ہاتھ اور زبان سے منع کرنے کی استطاعت نہ ہونے کی حالت میں برائی کرنے والوں سے جدا اور مفارقت اختیار کی جائے؛ کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے:

اور جب آپ ان لوگوں کو دیکھیں جو ہماری آیات کے ساتھ ہنسی مذاق کر رہے ہیں تو آپ ان سے اس وقت تك اعراض کریں جب تك وہ کسی اور بات چیت میں نہیں لگ جاتے، اور اگر آپ کو شیطان بھلا دے تو یاد آجانے کے بعد ظالموں کی قوم کے ساتھ مت بیٹھیں الانعام (68).

انتہی: ماخوذ از: الدرر السنیة فی الاجوبة النجدیة (16 / 142).

لھذا جب انٹر نیٹ کیفے پر کنٹرول کرنا ممکن نہیں، اور وہاں سے برائی ختم کرنا اور منع کرنا ناممکن ہے تو پھر کیفے کھولنا جائز نہیں ہے، تا کہ گناہ اور معصیت و نافرمانی میں پڑنے سے بچا جا سکے.

اور اگر آپ یہ کام اللہ تعالی کا قرب اور اس کی خوشنودی کے حصول کے لیے ترك کرتے، اور شك والی چیز سے دور ہوتے ہیں تو پھر آپ مندرجہ ذیل حدیث کی خوشخبری حاصل کرنے کے لیے تیار رہیں:

فرمان باری تعالی ہے:

" جو کوئی بھی کسی چیز کو اللہ تعالی کے لیے ترك کرتا ہے تو اللہ تعالی اسے اس کے عوض میں اس سے بھی بہتر اور اچھی چیز عطا فرماتا ہے"

اللہ تعالی سے ہماری دعا ہے کہ آپ کے لیے آسانی پیدا فرمائے اور آپ کو خیر و برکت سے نوازے، اور اس کا نعم البدل عطا فرمائے.

واللہ اعلم .